بہارستانِ اُردو

اُردو کی پانچویں کتاب

دی جموں اینڈ کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

سگنل مین | ٹکٹ | انجن | سگنل | ہرا

ریل گاڑی

ہو کے اگاڑی اور پچھاڑی
آؤ کھیلیں چھک چھک گاڑی
بن جائیں انجن کچھ بچّے
باقی سب بن جائیں ڈبے
بائیں ہاتھ سے خوب جکڑ لو
اک دو جے کی کمر پکڑ لو

دائیں ہاتھ کو لاؤ منہ تک
دھواں اڑاؤ بھک بھک بھک بھک

لے کر اپنے ہاتھ میں ڈنڈی
سگنل مین دکھائے جھنڈی

بن جائے اِک بچہ ٹی ۔ سی
پاس ، ٹکٹ کی کرے تلاشی

ملے گارڈ کی جس کو ڈیوٹی
ہاتھ میں اپنے لے وہ سیٹی

دیکھ کے سگنل ہاتھ ہلائے
منہ سے اپنے وِسل بجائے

پھر جو موٹر مین بنے گا
سب سے آگے وہ بیٹھے گا

ریل چلے گی رفتہ رفتہ
تیز کبھی ہوگی آہستہ

دیکھ کے سگنل لال رُکے گی
ہرا نظر آیا تو چلے گی

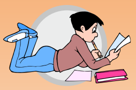

آئے گا اسٹیشن جب جب
رُک جائے گی گاڑی تب تب

کوثر انصاری

۱. پڑھیے اور سمجھیے

اگاڑی	:	آگے
پچھاڑی	:	پیچھے
دوجے	:	دوسرے
سگنل	:	اشارہ
ٹی،سی	:	ریل میں ٹکٹ چک کرنے والا
لال	:	سُرخ
ہرا	:	سبز

۲. سوچیے اور بتایئے

☆ ٹی،سی کیا کام کرتا ہے؟

☆ منہ سے وِسل کون بجاتا ہے؟

☆ سب سے آگے کون بیٹھے گا؟

☆ ریل کہاں پر رُکے گی؟

۳. سبق ذہن میں رکھ کر درج ذیل مصرعوں کو مکمل کیجیے

☆ باقی سب بن.................ڈبے

☆ اک دوجے کی.................پکڑ لو

☆ ....مین دکھائے جھنڈی

☆ ملے...........کی جس کو ڈیوٹی

☆ منہ سے اپنے...........بجائے

☆ رُک جائے گی...........تب تب

۴. کالم ''الف'' کو کالم ''ب'' سے ملایئے

کالم الف	کالم ب
ریل	ماحول کو آلودہ کرتا ہے
جھنڈی	ایک لمبی گاڑی ہوتی ہے
اسٹیشن	کپڑے کی بنی ہوتی ہے
سگنل	پر ریل ٹھہرتی ہے
دھواں	دیکھ کر گاڑی رُکتی ہے

۵.درج ذیل ایسے انگریزی الفاظ ہیں جو اُردو میں استعمال ہوتے ہیں استاد کی مدد سے مزید ایسے پانچ الفاظ لکھیے

Engine	:	انجن
Signal	:	سگنل
Pass	:	پاس
Ticket	:	ٹکٹ
Guard	:	گارڈ
Duty	:	ڈیوٹی
Whistle	:	وِسل
Motor Man	:	موٹرمین
Station	:	سٹیشن

٦.   عملی کام

یہ نظم ایک ڈرامائی نظم ہے۔نظم میں بچوں کو ریل گاڑی بنانے کا طریقہ دکھایا گیا ہے، اپنے کلاس کے چند بچوں سے ریل گاڑی بنانے کا ایک ایکٹ کروائے ، باقی بچوں کو یہ نظم صرف دُھن کے ساتھ گانے کے لیے کہیے۔

محتاج | گرہستی | مفلس | فانی | رفتہ رفتہ | پوتر

گرُو نانک دیو جی

ہمارے ملک ہندوستان کی کئی خاص باتیں ہیں۔ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہاں بہت سے مذہبوں کے ماننے والے آباد ہیں۔سینکڑوں برس سے وہ سب ساتھ رہتے ہیں۔ ہر مذہب کے کچھ بزرگ بہت مشہور ہیں۔سبھی اُن کا نام عزت سے لیتے ہیں۔ ایسے ہی ایک بزرگ گرُو نانک دیو جی ہیں۔

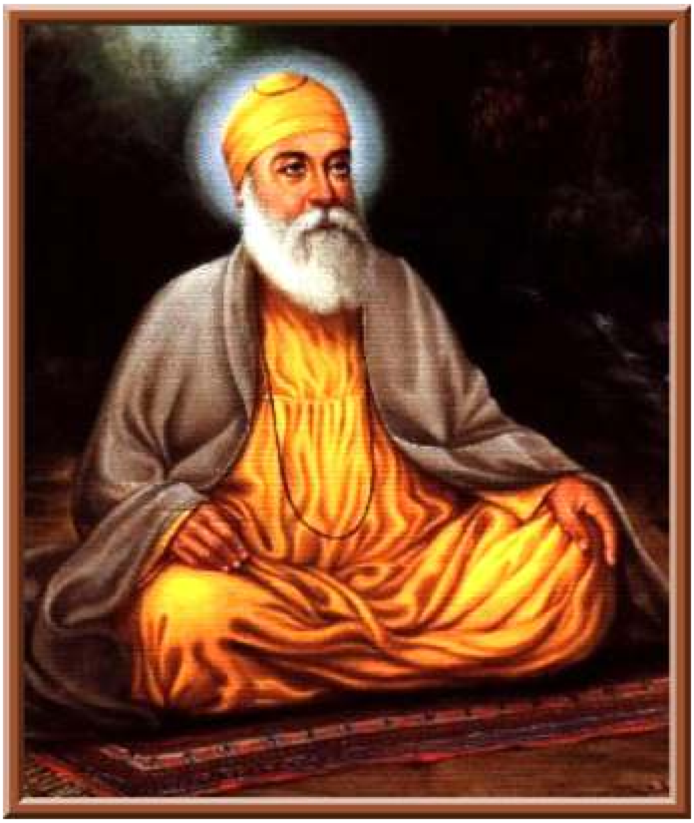

گرُو نانک کی پیدائش آج سے لگ بھگ چھ سو سال پہلے تلونڈی گاؤں میں ہوئی تھی۔ آج کل اس گاؤں کو ننکانہ صاحب کہتے ہیں ۔ یہ گاؤں اب پاکستان میں ہے اور لاہور سے پندرہ کلومیٹر کی دوری پر جنوب میں واقع ہے۔

گرُو نانک جی کے والد کا نام کالو چند تھا اور وہ سرکار میں گاؤں کا حساب کتاب لکھنے پر ملازم تھے۔ گرُو نانک کی بڑی بہن کی پیدائش اپنے نانا کے گھر میں ہوئی تھی۔ اس لیے انہیں ''نانکی''، یعنی ''نانا کی'' کہتے تھے۔ بڑی بہن کے نام پر ان کو بھی ''نانک''، یعنی ''نانا کا'' کہنے لگے اور آئندہ وہ اسی نام سے پہچانے گئے۔

کالو چند کو یہ دیکھ کر رنج ہوتا تھا اور غصّہ بھی آتا تھا کہ گرُو نانک کی طبیعت دُنیا کے کاموں میں نہیں لگتی مگر کیا کرتا۔ گرُو نانک کی بہن کپورتھلہ کے علاقے سلطان پور میں بیاہی گئی تھی اور اُس کا شوہر علاقے کے حاکم کی سرکار میں ملازم تھا۔ یہ سوچ کر شاید نوکری میں گرُو نانک کا جی لگے، گرُو نانک کو بھی سرکار میں نوکر رکھوا دیا۔

وہاں بھی گرُو نانک نے محتاجوں اور ضرورت مندوں کے لیے دان پن کا دروازہ کھول دیا ، اور سرکاری خزانے کا روپیہ غریبوں اور مفلسوں میں تقسیم کرنے لگے ۔ چنانچہ اس ملازمت سے بھی الگ ہونا پڑا۔

گرُو نانک کے یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کر اُن کے والد نے سوچا کہ گرُو نانک کی شادی کر دی جائے ، گرہستی کا بوجھ پڑے تو وہ اس طرح روپیہ پیسہ خرچ کرنا چھوڑ دیں۔ انہوں نے گرُو نانک کی شادی کر دی۔

گرُو نانک کی شادی ہوگئی۔ دو بچّے بھی ہوئے، لیکن گرُو نانک کا دل گرہستی میں نہ لگا،

وہ ہمیشہ کی طرح اپنی کمائی ضرورت مندوں پر خرچ کر دیتے۔ بیوی نے لاکھ سمجھایا مگر اُن پر کوئی اثر نہ ہوا۔

گروُ نانک مُلک مُلک اور شہر شہر پھرے۔ کہتے ہیں وہ مکّہ مدینہ اور بغداد بھی گئے۔ اس طرح جب اِس دُنیا کے سفر کی مدت تمام ہوئی اور آخری سفر کا وقت آیا تو ضلع گورداس پور میں آئے، وہیں ۱۵۳۹ء میں نوے سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

گروُ نانک یہ چاہتے تھے کہ لوگ دل سے یہ بات مان لیں کہ سب انسان خُدا کے سامنے برابر ہیں اور اس طرح ذات پات کا فرق چھوڑ دیں۔ وہ کہتے تھے کہ بڑا وہی ہے جو اچھے کام کرے اور دوسروں کی خدمت کرے۔

پنجاب کے کسانوں میں ان کی یہ تعلیمات بہت پھیلیں اور رفتہ رفتہ یہ ایک مذہب بنتی گئیں۔ ان کو ماننے والے سِکھ کہلائے۔

گروُ نانک اور دوسرے بزرگوں کی باتیں ایک کتاب میں جمع کی گئیں۔ اس کتاب کا نام ''گروُ گرنتھ صاحب'' ہے۔ یہی سِکھوں کی مقدس اور پوتر کتاب ہے۔

۱. پڑھیے اور سمجھیے

محتاج	:	ضرورت مند۔ حاجت مند
گرہستی	:	گھر بار
مفلس	:	غریب

رفتہ رفتہ : آہستہ آہستہ

مقدّس : پاک

پوتر : پاک

۲. سوچیے اور بتایئے

☆ ہمارے ملک ہندوستان کی کئی خاص باتوں میں ایک خاص بات کیا ہے؟

☆ گرُو نانک کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی ؟

☆ اُن کا نام نانک کیسے پڑا؟

☆ گرُو نانک کیا چاہتے تھے؟

☆ گرُو نانک دیو جی کس مذہب کے بانی ہیں؟

۳. نیچے دیے گئے جُملوں کو واقعات کی ترتیب سے لکھیے

☆ گرُو نانک کو بچپن ہی سے کھیل کود کا شوق نہ تھا۔

☆ کالو چند کو یہ دیکھ کر رنج ہوتا اور غصّہ بھی آتا کہ نانک کی طبیعت دُنیا کے کاموں میں نہیں لگتی۔

☆ سات آٹھ سال کی عمر میں انہیں پڑھنے بٹھایا گیا۔

☆ گرُو نانک کی پیدائش آج سے لگ بھگ چھ سو سال پہلے تلونڈی گاؤں میں ہوئی تھی

☆ گرُو نانک کو سرکار میں نوکر رکھوا دیا۔

☆ گرُو نانک مُلک مُلک اور شہر شہر پھرے۔

جموں اینڈ کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

☆ گرو نانک اور دوسرے بزرگوں کی باتیں ایک کتاب میں جمع کی گئیں۔ اس کتاب کا نام "گرو گرنتھ صاحب" ہے۔

☆ انہوں نے گھر بار چھوڑ کر فقیری لے لی۔

☆ آخری سفر کا وقت آیا تو ضلع گورداس پور میں آئے، وہیں ۱۵۳۹ء میں نوے سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

۴. نیچے دیے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے

نفع .... کھرا........... رنج................نیک...........

فانی۔........... نوکر........... غریب...........

۵. مذکر کے مونث اور مونث کے مذکر لکھیے

والد................. بہن......................... نانا........................

بیوی................. نوکر

٦. نیچے دیے گئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے

محتاج۔ مفلس۔ مقدس۔ پیدائش۔ گرہستی

۷. ان جملوں پر غور کیجیے

☆ بچہ روتا ہوا جا رہا ہے۔

☆ لڑکی مسکراتی ہوئی آئی۔

☆ بوڑھا آدمی چلتے چلتے تھک گیا

...........''روتا ہوا، مسکراتی ہوئی، چلتے چلتے'' الفاظ بچہ، لڑکی اور بوڑھے آدمی کی حالت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اصل میں یہ اسمائے مشتق ہیں اور جو اسمائے مشتق کسی کام کرنے والے کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں، اسمِ حالیہ کہلاتے ہیں۔

درج ذیل مصدروں سے اسم حالیہ بنائیے

مثال:	دوڑنا	دوڑتا ہوا
	بولنا	....
	مسکرانا	....
	ہنسنا	....
	کھیلنا	....
	چلنا	....
	سونا	....

اجزا | آمیزہ | خاصیّت | خارج کرنا | توانائی | مُضر

ہوا

جب ہم سانس لیتے ہیں تو ناک اور مُنہ کے ذریعے ہوا ہمارے پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتی ہے۔ ہوا کو ہم دیکھ نہیں سکتے لیکن محسوس ضرور کر سکتے ہیں۔ اگر آپ فٹ بال کھیلتے ہوں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ فٹ بال میں پمپ سے ہوا بھرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح سائیکل کی ٹیوب میں بھی ہوا بھری رہتی ہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ یہ ہوا کیا چیز ہے؟

ہوا کئی اجزا کا آمیزہ ہے۔ آکسیجن اور نائٹروجن اس کے دو اہم جُز ہیں۔ زمین کے اردگرد کی ہوا میں ۲۱ فی صد آکسیجن اور ۷۸ فی صد نائٹروجن گیس ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ ہوا میں پانی کے بخارات اور گرد و غبار کے چھوٹے چھوٹے ذرّے بھی پائے جاتے ہیں، ایک اور گیس کاربن ڈائی آکسائڈ بھی ہوا میں شامل ہوتی ہے۔ البتہ اس کی مقدار بہت ہی کم ہوتی ہے۔

آکسیجن زندہ رہنے کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے۔ سانس لیتے وقت یہ گیس پھیپھڑوں میں پہنچ کر خون میں جذب ہو جاتی ہے اور خون کی گردش سے یہ آکسیجن ہمارے جسم کے ہر ایک حصّے تک پہنچ جاتی ہے۔ آکسیجن ہمارے جسم میں غذا کو بدن کا جُز بناتی ہے، یہ ہمارے جسم میں گرمی پیدا کرتی ہے۔ ہمارے جسم میں روزانہ تقریباً ایک کلو

گرام آکسیجن جذب ہوتی ہے۔ آکسیجن کی ایک خاصیّت یہ ہے کہ یہ خود نہیں جلتی لیکن چیزوں کو جلنے میں مدد دیتی ہے۔

سانس لینے کے لیے ہوا کا صاف ہونا نہایت ضروری ہے۔ آلودہ ہوا صحت کے لیے مُضر ہے۔ ہوا کو آلودگی سے بچانے کے کئی طریقے ہیں۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ پیڑ پودے

ہوا کو صاف رکھنے میں مدد دیتے ہیں ۔ اس لیے پیڑ پودوں کی حفاظت کرنا اور نئے درخت لگانا بہت ضروری ہے ۔ اسی طرح مختلف قسم کی گاڑیوں ، بسوں ، موٹروں وغیرہ سے جو دھواں نکلتا ہے، اُس سے بھی ہوا آلودہ ہو جاتی ہے ۔ ہمیں چاہیے کہ ایسی گاڑیوں کی جانچ پڑتال کراتے رہیں جو زیادہ دھواں خارج کرتی ہوں ۔

کارخانوں میں بھی ایسے ایندھن کا استعمال کیا جانا چاہیے، جس سے کم سے کم دھواں نکلتا ہو ۔ اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی صاف سُتھرا رکھنا چاہیے ۔ اس طرح سے ہم ہوا کو

بڑی حد تک آلودہ ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

بے شک ہوا انسانی زندگی کی بقا کے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنا پانی۔

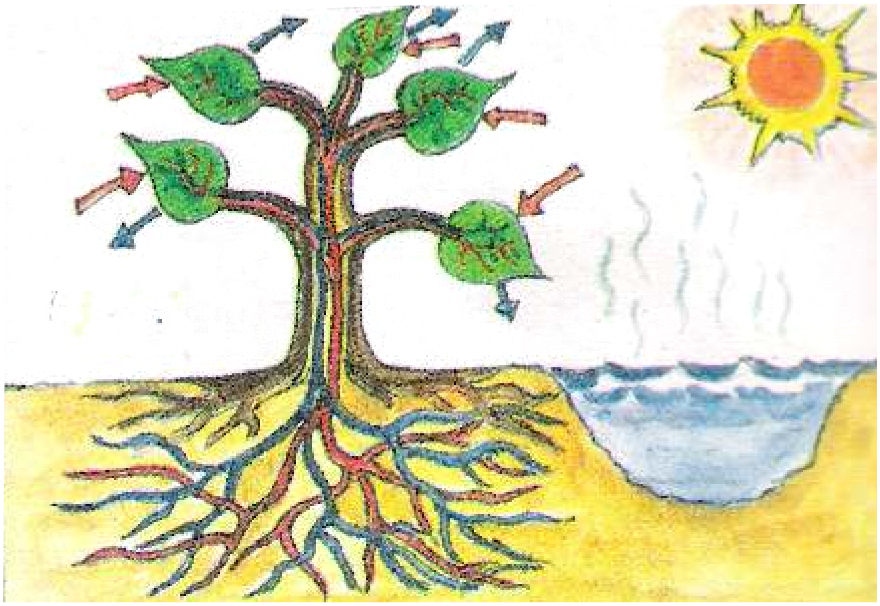

۱. پڑھیے اور سمجھیے

اجزا	:	جُز کی جمع۔ حصّے
آمیزہ	:	گھول۔ مِکسچر
خاصیّت	:	وصف۔ تاثیر
خارج کرنا	:	باہر نکالنا

توانائی : طاقت ۔قوت

آلودہ : ناصاف

مُضر : نقصان پہنچانے والا

۲. درج ذیل جملوں کے لیے سوالات بنائیے

۱) ہمارے جسم میں روزانہ ایک کلوگرام آکسیجن جذب ہوتی ہے، آکسیجن کی یہ خاصیت ہے کہ خود نہیں جلتی لیکن چیزوں کو جلنے میں مدد دیتی ہے۔

۲) نائٹروجن گیس ہوا کا سب سے بڑا جز ہے یہ آکسیجن کی شدت کم کرتی ہے۔

۳) اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے سے ہم بڑی حد تک ہوا کو آلودہ ہونے سے بچا سکتے ہیں

۳. نیچے دیے ہوئے الفاظ کی ضد لکھیے

ضروری

آلودہ

مُضر

۴. نیچے دیے ہوئے الفاظ سے جملے بنائیے

اجزا۔خاصیّت ۔ جذب ۔

۵.   خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پُر کیجیے

(آلودہ ۔ضروری ۔ مادہ ۔ پیڑ پودے ۔)

☆ ہوا ہماری زندگی کے لیے .... ہے۔

☆ .... ہوا کو صاف رکھتے ہیں ۔

☆ ہوا ایک .... ہے۔

☆ دھوئیں سے ہوا .... ہوتی ہے۔

۶.   نوٹ بک میں یہ الفاظ لکھیے

☆ احمد کی کتاب اچھی ہے   ☆ گلاب خوب صورت ہے

☆ تختی کا رنگ کالا ہے   ☆ ندیم کا رنگ گورا ہے

☆ راستے میں کوڑا ڈالنا بُری عادت ہے

صفت : وہ کلمہ ہے جو کسی اسم کی اچھائی یا برائی ظاہر کرے ۔ جیسے اوپر کی مثالوں میں اچھی ، خوب صورت ، کالا ، گورا ، بُری ، صفات ہیں

☆ ان جملوں میں سے اسمائے صفت تلاش کیجیے

☆ سیب سُرخ ہے   ☆ بلی چالاک ہے

☆ کوا کالا ہے   ☆ بچّہ کمزور ہے

☆ دودھ میٹھا ہے

۷. سوچیے اور بتائیے

دیے گئے دائرے میں ہوا میں موجود مختلف گیسوں کا تناسب دیا گیا ہے، آپ گیس کا نام لکھیے اور ہر بکس میں الگ الگ رنگ بھر دیجیے۔

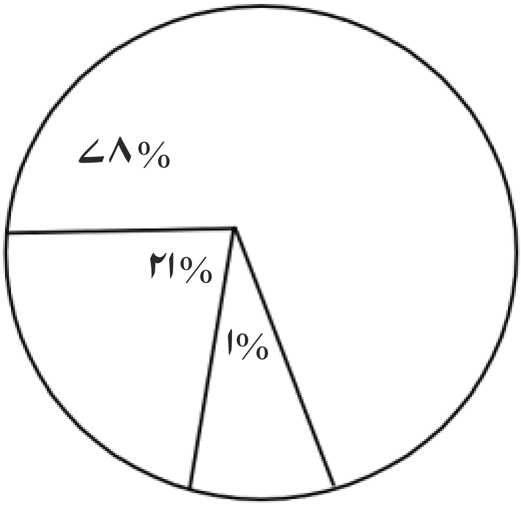

۸. ہوا ایک نعمتِ عظیم ہے اسی طرح پانی بھی عظیم نعمت ہے۔ جس کے بغیر زندہ رہنا ناممکن ہے۔ استاد کی مدد سے پانی کے متعلق بارہ جملے لکھیے۔

صاجزادی | خدمت گزار | غلّہ | بسر کرنا | ایثار

بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا

بی بی فاطمہؓ بڑی نیک خاتون تھیں۔ وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی صاجزادی تھیں اور حضورؐ اُنہیں بہت چاہتے تھے۔ بی بی فاطمہؓ کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی، اور اِن کے دو بیٹے امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ تھے۔

بی بی فاطمہؓ بڑی خدمت گزار اور محنتی تھیں۔ اپنے شوہر اور بچوں کی خدمت کے علاوہ گھر کے تمام کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں، کھانا پکاتیں، برتن صاف کرتیں، جھاڑو دیتیں، اور اپنے ہاتھوں سے چکّی میں آٹا پیستیں۔ اس سے ان کے ہاتھوں میں گٹّے پڑ گئے تھے۔

اُن کی زندگی بڑی تکلیف سے بسر ہوتی تھی۔ لیکن انھوں نے دولت کی کبھی خواہش نہیں کی۔ گھر میں کھانا نہ ہوتا تو وہ فاقہ کر لیتیں جب بھی موقع ملتا وہ غریبوں کی مدد کرتیں۔ کئی بار ایسا ہوا کہ وہ اور ان کے بچّے فاقے سے ہیں، کھانے کا کچھ سامان مہیّا ہوا، لیکن اسی وقت کسی غریب یا مسافر نے گھر پر آ کر کھانے کا سوال کر دیا۔ بی بی فاطمہؓ نے کھانا اس غریب کے حوالے کر دیا، اور خود ان کے یہاں فاقہ ہی رہا۔ حضرت محمد ﷺ اپنی بیٹی کا

بہت خیال کرتے تھے۔ جب کبھی باپ سے ملنی آتیں، حضور ﷺ اپنی چادر بچھا کر بی بی فاطمہؓ کو بٹھاتے تھے۔ حضرت محمد ﷺ کو اُن سے بہت محبت تھی۔

بی بی فاطمہؓ سے ملنے کے لیے عرب کی عورتیں آتی رہتی تھیں۔ بی بی فاطمہؓ انہیں ایمانداری، خدمت گزاری اور محبت بھرے برتاؤ کی تعلیم دیتی رہتی تھیں۔ اُن کے ایثار اور قربانی نے لوگوں کے دلوں کو موہ لیا تھا اور سب اُن کی عزت کرتے تھے۔ عورتیں اپنی اپنی مصیبت اور پریشانی کے وقت اُن سے مدد مانگنے اور صلاح لینے کے لیے آتی تھیں۔ بی بی فاطمہؓ انہیں کبھی مایوس نہ کرتی تھیں۔

بی بی فاطمہؓ کی زندگی سے نصیحت ملتی ہے کہ صبر و سکون کے ساتھ اپنے گھر والوں اور اپنے پڑوسیوں، سبھی کی خدمت کرنی چاہیے اور غریبی یا فاقے میں کوئی شکایت نہیں کرنی چاہیے۔

(ماخوذ)

ا. پڑھیے اور سمجھیے

خاتون	:	معزز عورت
صاحبزادی	:	بیٹی
غلّہ	:	اناج

بسر کرنا : گزارنا

ایثار : قربانی

دل کو موہ لینا : اپنا کر لینا۔ دل جیت لینا

احترام : عزّت

۲. سوچیے اور بتایئے:

☆ بی بی فاطمہؓ کون تھیں؟

☆ بی بی فاطمہؓ کے بیٹوں کے نام کیا تھے؟

☆ فاقے کے دوران بی بی فاطمہؓ کے ساتھ کئی بار کیا واقعہ پیش آیا؟

☆ بی بی فاطمہؓ عرب کی عورتوں کو کیا تعلیم دیتی تھیں؟

۳. حصّہ (الف) اور حصّہ (ب) کو ملا کر صحیح جملے بنایئے:

الف	ب
بی بی فاطمہؓ بڑی	حضرت علیؓ سے ہوئی تھی
بی بی فاطمہؓ عورتوں کو	بیٹی کا بہت خیال کرتے تھے
حضرت محمد ﷺ	ایمانداری اور خدمت گزاری کی تعلیم دیتی تھیں
بی بی فاطمہؓ کی شادی	حضرت محمد ﷺ کی صاحبزادی تھیں
بی بی فاطمہؓ	خدمت گزار تھیں

۴. مندرجہ ذیل الفاظ کے واحد اور جمع بنائیے :

نبیؐ ۔ صحابہ ۔ خواتین ۔ تکلیف ۔ اوقات

۵. نیچے دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے

محنتی ....

چکّی ....

ایمانداری ....

قربانی ....

پریشانی ....

٦. ہاں یا نہیں میں جواب دیجیے

☆ بی بی فاطمہؓ کے دو فرزند تھے۔ (   )

☆ اُن کی زندگی آرام سے بسر ہوتی تھی۔ (   )

☆ بی بی فاطمہؓ سے ملنے عرب کی عورتیں آتی رہتی تھیں۔ (   )

☆ بی بی فاطمہؓ عورتوں کی مدد کرتی تھیں۔ (   )

۷. "بیٹی کی عظمت" کے عنوان پر دس جملے لکھیے

اعادہ، سبق ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲:

اساتذہ بچوں کے املاء اور ذخیرۂ الفاظ کو جانچنے کے لیے اُن سے یہ مشق کروائیں

I. درج ذیل الفاظ کے معنی لکھ کر اِن کو جملوں میں استعمال کیجیے:

ہرا۔ گاڑی۔ محتاج۔ مقدس۔ اجزاء۔ آلودہ۔ غلہ۔ خاتون

II. ذیل میں دیے گئے انگریزی الفاظ کو اُردو میں لکھیے

Engine, Signal, Ticket, Guard, Duty,Whistle, Motor Man, Station

III. درج ذیل مصادر سے اسم حالیہ بنائیے

بولنا۔ مسکرانا۔ ہنسنا۔ کھیلنا۔ چلنا۔ سونا

IV. درج ذیل الفاظ کے ضد لکھیے

رنج۔ فانی۔ آلودہ۔ مضر۔ کھرا۔ نیک

V. تذکیر و تانیث کیجیے

والد۔ بہن۔ نوکر۔ دھوبن۔ ٹھاکر

طول وعرض | سرپرست | مجسّمہ | انمول | تھنکا

لداخ سے ایک خط

لیہہ

۲۲ / جولائی ۲۰۱۷ء

پیارے سجاد، السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں لداخ کے بارے میں کچھ سوالات پوچھے ہیں۔ چند سوالات کا جواب میں اسی خط میں دینے کی کوشش کروں گا۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ لداخ کے طول وعرض میں بودھ دھرم کا پرچار کرنے والوں کے لیے جگہ جگہ خانقاہیں بنائی گئی ہیں ۔ لداخ کے لوگ ان خانقاہوں کو گمپا کہتے ہیں ۔ ہم انہیں بودھ وِہار بھی کہہ سکتے ہیں ۔ شے ، ٹھکسے اور ہمیس گمپا یہاں کے مشہور گمپا ہیں ۔

شے گمپا :

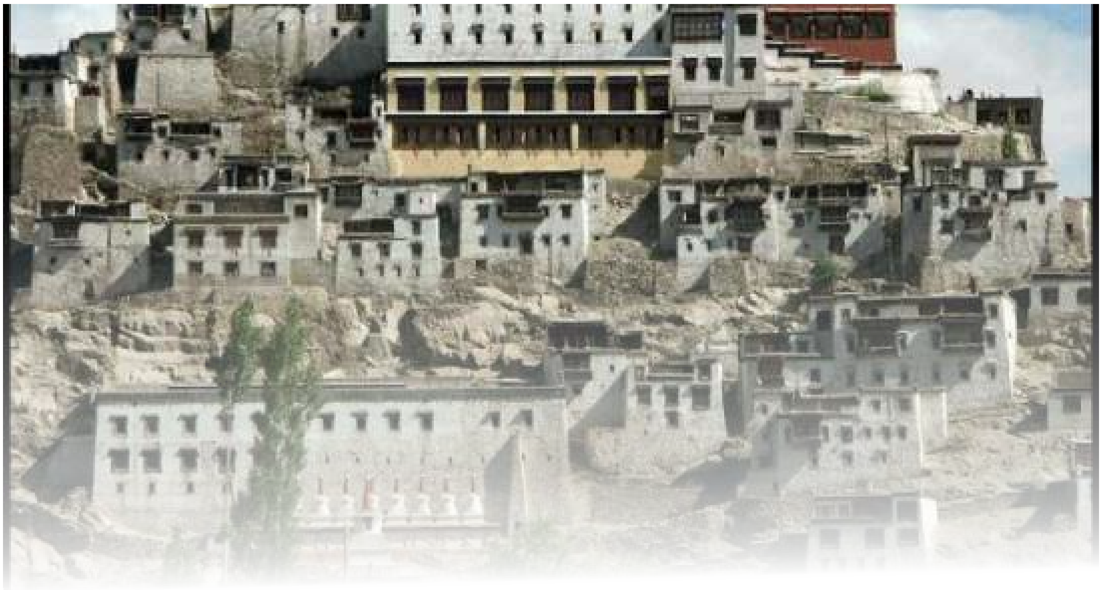

یہ گمپا لیہہ سے ۱۶ رکلومیٹر دور ایک پہاڑی پر واقع ہے ۔ اِسے لداخ کے مشہور خاندان راجا دیلدن نم گیال نے بنوایا ہے ۔ راجا دیلدن نم گیال بودھ دھرم کے مشہور سرپرست اور پیروکار تھے ۔ شے گمپا دراصل مہاتما بدھ جی کا چالیس فٹ اونچا عالی شان مجسمہ ہے ۔ اس مجسّے کا سَر آٹھ فٹ چوڑا ہے ۔ یہ مجسّمہ پیتل اور تانبے میں ڈھلا ہے ۔ اس مجسّے پر سونے اور چاندی کی پرتیں منڈھی ہیں ۔ اُن کے تاج پر ہندو دیوی دیوتاؤں کی تصویریں کھُدی

جموں اینڈ کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

ہیں کہ بدھ دھرم نے ہندو دھرم کے اثرات قبول کیے ہیں ۔ شے میں ایک مسجد بھی ہے، جو شاہِ ہمدان، میر سیّد علی ہمدانیؒ کے ساتھ منسوب ہے۔

ٹھکسے گمپا:

یہ گمپا ایک اونچی پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے۔ اس گمپا میں دس مندر ہیں ۔ ان مندروں

میں سو کے قریب لاما راہب اور راہبائیں رہتی ہیں ۔ یہاں ایک بڑا ہال ہے ۔ اس ہال میں لاما جاپ اور پوجا کرتے ہیں ۔ ہال میں کچھ الماریاں ہیں جن میں بدھ دھرم کا انمول سرمایہ، صدیوں پُرانی کتابیں محفوظ ہیں ۔ یہ کتابیں اور مسودے تبّتی زبان میں ہیں ۔ ٹھکسے گمپا میں تبت سے لایا گیا ایک بہت ہی بلند ستون ہے ۔ یہ ستون پیتل میں ڈھلا ہے ۔ اس ستون کے چاروں طرف تبّتی زبان میں گوتم بدھ کے فرمان کندہ ہیں ۔ یہ گمپا لگ بھگ ساڑھے آٹھ سو سال پرانا ہے ۔ لداخ کے گمپوں کے سات بڑے سلسلے ہیں ۔ ہر سلسلے کا پیشوا ایک بڑا لاما ہوتا ہے ۔ ٹھکسے گمپا کا بڑا لاما ماکھن پورن پوجھے کہلاتا ہے ۔ بودھی دُنیا میں ماکھن پورن پوجھے کی کافی عزت کی جاتی ہے ۔

ہمیس گمپا :

ہمیس گمپا لداخ کا سب سے بڑا اور مشہور بودھ وہار ہے ۔ یہ لیہہ سے تقریباً چالیس کلومیٹر دور ایک پہاڑی کے دامن میں واقع ہے ۔ اس گمپا میں دور دراز علاقوں سے لائے گئے جھنڈے درجنوں کی تعداد میں موجود ہیں ۔ ان جھنڈوں کو کہتے ہیں ۔ گمپا میں دنیا کا سب سے بڑا تھنکا رکھا ہوا ہے ۔ جسے اُٹھانے کے لیے بیس سے زائد راہبوں کی ضرورت پڑتی ہے ۔ اس ریشمی تھنکے پر شوخ رنگوں سے بدھ اور بودھی سنتوں کی ان گنت تصویریں بنائی گئی ہیں ۔ جب یہ تھنکا لٹکایا جاتا ہے تو راہبوں کا ایک جلوس رنگ برنگی

پوشاکیں پہنے ڈھولوں کی تھاپ کے ساتھ جھومتا ہے۔

ابّا اور امی کو میرا سلام کہنا

آپ کا دوست

سہیل احمد

ا. پڑھیے اور سمجھیے

طول وعرض	:	لمبائی چوڑائی ۔ پھیلاؤ
خانقاہیں	:	بودھ راہبوں کی عبادت کی جگہ۔ درویشوں کی رہنے کی جگہ
سرپرست	:	پرورش کرنے والا ۔ خبرگیری کرنے والا
مجسّمہ	:	بُت
انمول	:	قیمتی
فرمان	:	حکم
تھنکا	:	گمپا میں رکھے ہوئے جھنڈے
چہل پہل	:	رونق

۲۔ درج ذیل جملوں کے سوال بنائیے

۱) لداخ کے لوگ خانقاہوں کو گمپا کہتے ہیں ، شے ، ٹھِکسے اور ہمیس گمپا یہاں کے مشہور گمپا ہیں

۲) شے میں ایک مسجد بھی ہے جو شاہِ ہمدان میر سید علی ہمدانیؒ کے ساتھ منسوب ہے۔

۳) لداخ کا سب سے بڑا بودھ وہار، ہمیس گمپا ہے یہ لہیہ سے تقریباً چالیس کلومیٹر دور ایک پہاڑی پر واقع ہے۔

۳۔ دوست کے نام ایک خط میں کسی میلے کا مختصر حال لکھیے

۴۔ دیے گئے اشارت کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

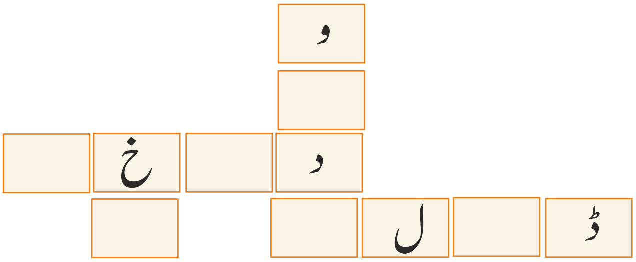

اشارت

دائیں سے بائیں

☆ ....کی ڈالی پر بُلبل ہے۔

☆ بُلبل .... پر ہے۔

اوپر سے نیچے

☆ کشمیر ایک خوبصورت .... ہے۔

☆ سہیل نے سجاد کے نام ....لکھا۔

۵. صحیح جواب پر (✓) نشان لگائیے

☆ بودھ دھرم کی عبادت گاہوں کو کہتے ہیں۔

(   ) گُمپا

(   ) گرجا

(   ) مندر

☆ شے میں مسجد منسوب ہے۔

(   ) حضرت مخدوم حمزہؒ کشمیری کے ساتھ،

(   ) حضرت شاہ ہمدانؒ کے ساتھ،

(   ) حضرت نورالدین ریشیؒ کے ساتھ

☆ لداخ کے گمپوں کے کل سلسلے ہیں۔

(   ) پانچ

(   ) سات

(   ) دس

☆ تھنکا کیا ہے۔

(   ) جھنڈا ہے

(   ) اشتہار ہے

(   ) تصویر ہے

٦. مثال دیکھ کر نئے الفاظ بنایئے اور اپنی نوٹ بک میں لکھیے

مثال	درس	+	گاہ	=	درس گاہ
	عید	+	گاہ	=	
	خواب	+	گاہ	=	
	دانش	+	گاہ	=	
	آرام	+	گاہ	=	
	سیر	+	گاہ	=	
	چرا	+	گاہ	=	

مذکر کے مقابلے میں مونث اور مونث کے مقابلے میں مذکر الفاظ لکھیے

مذکر	مونث
مور	
	ہرنی
چاند	
	شیرنی
گھوڑا	

مخصوص | ستیہ گرہ | رہنمائی کرنا | آئین

ڈاکٹر امبیدکر

مہاراشٹر کے شہر مہاڑ میں ایک تالاب ہے۔ یہ ''چودار تالاب'' کے نام سے مشہور ہے۔ جو شخص اس تالاب کے کنارے جاتا ہے اُسے ایک مخصوص واقعہ یاد آتا ہے ۔ یہ واقعہ ہندوستانی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ اگر اس تالاب کی زبان ہوتی تو وہ ۱۹۲۷ء کا یہ واقعہ ہمیں ضرور سُناتا۔ آیئے ہم اس واقعے کے بارے میں معلوم کریں۔

ایک روز صبح سویرے ہزاروں لوگ مہاڑ کے راستے سے گزر رہے تھے۔ لوگوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ان کی قطار چیونٹیوں کی قطار معلوم ہوتی تھی۔ سب کے قدم ایک ساتھ اُٹھتے تھے۔ ان سب لوگوں میں ایک جوش اور ولولہ تھا۔ ان کے چہروں سے ایک خاص مقصد کا احساس ہوتا تھا سب لوگ نعرے لگا رہے تھے۔ ''بابا صاحب امبیدکر کی جے''۔ ''مہاڑ کا ستیہ گرہ زندہ باد''۔

ان نعروں کی آواز سے پورا مہاڑ گونج اُٹھا۔ یہ لوگ کون تھے؟ یہ کون سا قلعہ فتح کرنے جا رہے تھے؟ یہ کہاں جا رہے تھے اور کیوں جا رہے تھے؟

بات دراصل یہ تھی کہ جھیلوں، تالابوں اور کنوؤں کا پانی سب کے لیے عام تھا لیکن چھوٹی ذاتوں کے لوگ ان کا پانی نہیں لے سکتے تھے۔ وہ پانی کو چھو بھی نہیں سکتے تھے۔ یہ کتنی بڑی ناانصافی تھی! اونچی ذات کے لوگ ان پر کتنا بڑا ظلم کرتے تھے۔ پانی خدا کی دین ہے اور اس پر سب کا حق ہے، پھر ان پر پابندی کیوں؟ اس پابندی اور ناانصافی کے خلاف بابا صاحب نے آواز بلند کی۔ انہوں نے تمام ہریجنوں کو اس ناانصافی کے خلاف احتجاج کرنے پر آمادہ کیا۔

آج یہ ہزاروں لوگ مہاڑ کے اس تالاب کی طرف جا رہے تھے۔ بابا صاحب اس

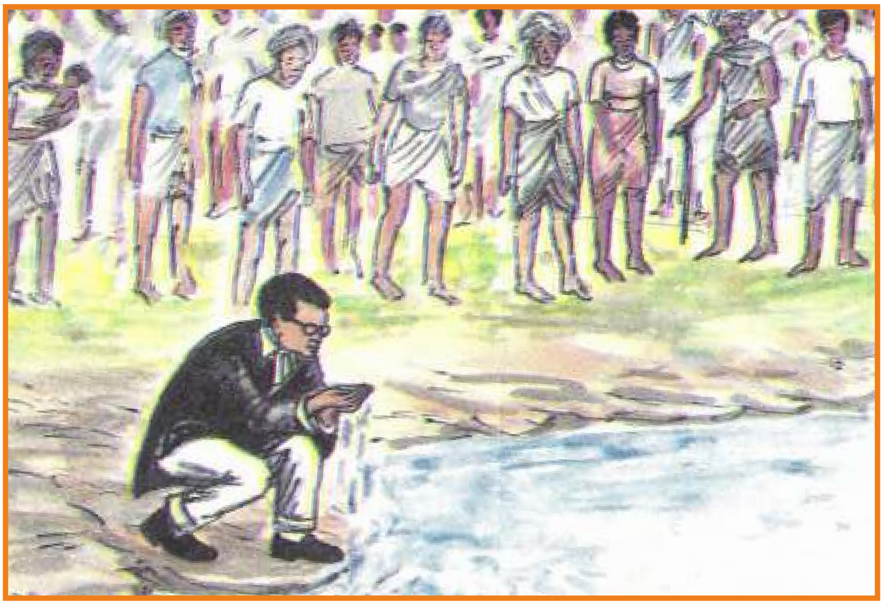

جلوس کی رہنمائی کر رہے تھے۔ وہ سب کے آگے تھے۔ تمام ستیہ گرہیوں کا ارادہ پکّا تھا۔ کسی کے بھی قدم اب پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے۔ یہ لوگ آگے بڑھتے گئے، بالآخر چودار تالاب کے پاس پہنچ گئے۔ تالاب کے اردگرد ہزاروں لوگ جمع تھے۔ بابا صاحب آگے بڑھے۔ ہزاروں لوگوں کے سامنے اس تالاب میں اُترے۔ انہوں نے پانی کو چھوا۔

اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی بھر لیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام ہریجن اس پانی کو چھونے لگے۔ پانی کو ہاتھوں سے اُچھال اُچھال کر بابا صاحب کی جے کے نعرے بلند کرنے لگے۔

یہ بابا صاحب کون تھے؟ یہ تھے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیدکر جنہیں لوگ بابا صاحب امبید کر کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔ یہ مہاڑ کے اہم اور عظیم ستیہ گرہ کے قائد اور بانی تھے۔ ڈاکٹر امبیدکر ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے۔ وہ ہریجنوں کے ہمدرد تھے۔ انہوں نے مُلک میں ہریجن سماج کو جگایا اور ان کے دل سے خوف وہراس دور کر دیا۔ انہوں نے اپنی زندگی اپنی دبی کچلی اور پسماندہ ذات کے لوگوں کی ترقی کے لیے وقف کر دی۔ وہ ایک بڑے قانون دان بھی تھے۔ انہوں نے ہندوستان کا آئین بنانے میں اہم رول ادا کیا۔ اُن کی نظر میں سب لوگ برابر تھے۔ انھوں نے کہا تھا: ذات پات اور بھید بھاو بے معنی ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ بابا صاحب چاہتے تھے کہ ہر شخص کو اُس کا جائز حق ملے۔ ڈاکٹر امبیدکر ۱۹۵۶ء میں اس دُنیا سے چل بسے۔

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے :

مخصوص	:	خاص مقرر کیا گیا
ستیہ گرہ	:	پُر امن احتجاج
رہنمائی کرنا	:	راستہ دکھانا
آئین	:	دستور

۲.   سوچیے اور بتائیے :

☆ ڈاکٹر امبیدکر کن کے رہنما تھے؟

☆ ہریجنوں پر کیا پابندی عائد تھی؟

☆ ڈاکٹر امبیدکر کا پورا نام کیا تھا؟

☆ باباصاحب امبیدکر کا انتقال کب ہوا؟

۳. خالی جگہوں کو صحیح الفاظ سے بھر دیجیے، الفاظ قوسین میں دیے ہوئے ہیں

☆ مہاراشٹر کے شہر مہاڑ کا تالاب___________ کے نام سے مشہور ہے۔

(گہرا تالاب/ چودار تالاب)

☆ اونچی ذات کے لوگ______________ پر ظلم کرتے تھے۔

(ہری جنوں/ برہمنوں)

☆ پانی خدا کی دین ہے اور اس پر سب کا________________ ہے۔

(اختیار/ قبضہ)

☆ بابا امبیدکر نے ظلم کے خلاف________________

(آواز چلائی/ آواز اٹھائی)

☆ بابا امبیدکر نے ہندوستان کا .... بنانے میں اہم رول ادا کیا۔

(آئین/ قانون)

۴. غور کیجیے

مثال: رشید نے کتاب پڑھی

حامد کو قلم ملا

ندیم کو ریچھ نے کاٹا

اوپر دی گئی مثالوں میں ''نے'' اور ''کو'' لفظوں کو آپس میں ملانے کا کام کرتے ہیں۔ وہ الفاظ جو مختلف لفظوں کو آپس میں ملا کر جملے بنانے میں مدد دیتے ہیں ''حروف'' کہلاتے ہیں۔

۵. نیچے دی گئی خالی جگہوں کو مناسب حروف سے پُر کیجیے

☆ اکبر...........کھانا کھایا۔

☆ رشید.................کتے ....کاٹا۔

☆ میں.................کتاب پڑھی۔

☆ راجا.................کرکٹ کھیلا۔

☆ سونو.................میچ جیتا۔

☆ حامد...........چکر آیا۔

مہلک | علمِ طبیعات | بوسیدہ | مبہوت | تجربہ گاہ

میرِی کیوری

سائنس دان اپنی لگن اور انتھک محنت سے آئے دن نئی نئی چیزیں دریافت کرتے رہتے ہیں اور اس طرح سے تمام بنی نوع انسان کو طرح طرح سے آرام و آسائش مہیا کرتے ہیں۔نئی نئی دوائیں ایجاد کر کے ہمارے دکھ درد کا علاج آسان بناتے ہیں ۔ میری کیوری بھی ایک ایسی ہی عظیم خاتون سائنس دان تھی ،جس نے ایک ایسا جوہر دریافت کیا جو نہایت ہی کار آمد ہے ۔ یہ بہت سی مہلک بیماریوں کے علاج میں بھی کام آتا ہے۔اسے ریڈیم کہتے ہیں ۔

میری کیوری ۷نومبر ۱۸۶۷ءکو پولینڈ کے ایک شہر وارسا میں پیدا ہوئی ۔اُس کے والد ایک سکول میں ریاضی اور فزیکس کے اُستاد تھے اور ماں ایک بورڈنگ ہاؤس چلاتی تھیں ۔

میری کیوری کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا شوق تھا۔ وہ بڑی محنتی اور ذہین تھی۔ اپنے والد سے اکثر طبعیات کے بارے میں پوچھتی رہتی تھی اور اس کے بارے میں سوچتی رہتی تھی ۔ ہائی سکول کا امتحان پاس کر کے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھی ، لیکن اُن کے والدین اعلیٰ تعلیم کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے تھے ۔ میری کیوری کو زوراوسکی خاندان کے بچوں کو پڑھانے اور ان کی دیکھ بھال کرنے کی نوکری مل گئی ۔ اس طرح سے اعلیٰ تعلیم کے لیے پیسوں کا انتظام ہو گیا اور وہ پیرس چلی گئیں ، جہاں ۱۸۹۳ء میں اُنہوں نے فزیکس میں ایم ، ایس ، سی کی ڈگری حاصل کی ۔ ۱۸۹۴ء میں اُنہوں نے ریاضی میں بھی ڈگری حاصل کی ۔ اس دوران اُنہوں نے کئی زبانیں بھی سیکھ لیں ۔ وہ اپنی مادری زبان پولش کے علاوہ فرانسیسی ، جرمن اور روسی زبانیں پڑھ اور لکھ سکتی تھی ۔

۱۸۹۴ء میں اُنہوں نے ایک مشہور سائنس دان پیری کیوری سے شادی کی ۔ دونوں میاں بیوی ایک ساتھ کام کرنے لگے ۔ انہیں یورنیم کے موضوع میں دلچسپی پیدا ہوگئی ۔ کچے یورنیم سے روشنی کی کرنیں پھوٹتی ہیں ، لیکن اُس وقت کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ کرنیں کیا ہیں اور ان کا کیا استعمال ہو سکتا ہے ۔

دونوں میاں بیوی کو ان کرنوں کا راز معلوم کرنے کی دُھن سوار ہو گئی ۔ میرؔی کو یقین تھا کہ ان میں ضرور کوئی ایسا جوہر چھُپا ہوا ہے ، جسے ابھی تک دریافت نہیں کیا گیا ہے ۔ اس نامعلوم جوہر کو تلاش کرنے کے لیے انہوں نے ایک پرانے اور بوسیدہ مکان میں اپنی تجربہ گاہ بنالی ۔ جہاں وہ دونوں برسوں یورنیم پر مختلف تجربے کرتے رہے ۔ پیری کیوری تو کبھی کبھی بہت ہی مایوس ہو جاتے مگر میری نے ہمت نہیں ہاری ، وہ خود بھی جی جان سے

محنت کرتی رہی اور ساتھ ہی اپنے شوہر کا حوصلہ بھی بڑھاتی رہی۔

محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ آخر وہ دن آ ہی گیا جب یہ دونوں میاں بیوی اپنے تجربوں میں کامیاب ہو گئے اور انہیں اپنی محنت کا پھل مل گیا۔ ایک دن دونوں شام کو اپنی تجربہ گاہ سے تھکے ماندے گھر لوٹے۔ مگر دونوں بے چین تھے، آرام سے سو نہ پائے اور دوبارہ تجربہ گاہ کی طرف چل دیے۔ تجربہ گاہ کے قریب پہنچے، کھڑکی سے اندر جھانکا تو دونوں مبہوت رہ گئے۔ اندر میزوں پر رکھے پیالوں سے دھیمی دھیمی نیلی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔ ان دونوں کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے آخر کار ایک نیا جوہر دریافت کر ہی لیا۔ یہ نیا جوہر ''ریڈیم'' تھا۔ ساری دُنیا میں اس دریافت کا شہرہ پھیل گیا۔ اگلے ہی برس ۱۹۰۵ء میں میری کیوری اور اس کے شوہر پیری کیوری کو طبعیات میں دُنیا کا سب سے بڑا انعام ''نوبل پرائز'' دیا گیا۔

میری کیوری نے یورنیم پر اپنا کام جاری رکھا، اور اس سلسلے میں کئی مفید باتیں معلوم

کیں ۔اس کام کی زبردست تعریف ہوئی اور۱۹۱۱ء میں میری کیوری کو دوسری مرتبہ نوبل پرائز سے نوازا گیا۔

ریڈیم ایک بہت ہی کار آمد جوہر ہے ۔ یہ بہت سی مہلک بیماریوں کے علاج میں کام آتا ہے ۔اس جوہر کی دریافت اوراس سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش میں زندگی بھر یہ خاتون سائنس دان ، تجربوں کے دوران نکلنے والی تیز شعاعوں کو اپنے جسم پر برداشت کرتی رہی۔ یہ شعاعیں اُن کے بدن پر اثر انداز ہوئیں جس کے نتیجے میں میری کیوری کو خون کا کینسر (لیکومیا) ہو گیا اور ۴ جوالائی ۱۹۳۴ء کو انسانیت کی یہ محسن اور عظیم سائنس دان اس دُنیا سے چل بسی ۔

ا. پڑھیے اور سمجھیے

مہلک	:	ہلاک کرنے والی
علمِ طبیعات	:	وہ علم جس سے قدرتی چیزوں کے بارے میں ان کی حقیقت معلوم کی جاتی ہے ۔
بوسیدہ	:	ٹوٹا پھوٹا ۔پُرانا
رائیگاں	:	بے کار ۔فضول ۔اکارت

مبہوت : حیران ۔ ہکّا بکّا

شعاع : کرن

تجربہ گاہ : وہ جگہ جہاں تجربے کیے جاتے ہیں ۔

۲. درج ذیل جملوں کے لیے سوال بنائیے

۱) ۱۹۱۱ ء میں میری کیوری کو دوسری مرتبہ نوبل پرائز ملا

۲) ریڈیم ایک کارآمد جوہر ہے یہ بہت سی مہلک بیماریوں کے علاج میں کام آتا ہے

۳) میری کیوری کو خون کا کینسر ہوگیا جس وجہ سے فوت ہوگئی ۔

۳. واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے

	واحد	جمع
مثال:	رات	راتیں
		کتابیں
	آنکھ	
		دالیں
	کھال	
		عمارتیں

۴. خالی جگہوں کو پُر کیجیے

☆ .... میں میری کیوری نے فزکس میں ایم، ایس، سی کی ڈگری حاصل کی۔ (۱۸۹۰ء/۱۸۹۳ء)

☆ میری کیوری کی شادی .... میں ہوئی (۱۸۹۶ء/۱۸۹۴ء)

☆ میری کیوری کی شادی .... کے ساتھ ہوئی۔ (پیری کیوری / فیری کیوری)

☆ .... میں دونوں میاں بیوی کو دُنیا کا سب سے بڑا انعام ''نوبل پرائز'' دیا گیا۔ (۱۹۰۵ء/۱۹۱۰ء)

☆ میری کیوری کو .... میں دوسری مرتبہ ''نوبل پرائز'' سے نوازا گیا۔ (۱۹۱۵ء/۱۹۱۱ء)

۵. درج ذیل واقعات کو تاریخوں سے ملایئے

۱) میری کیوری پیدا ہوئی	۱۹۳۴ء
۲) میری اور پیری کیوری کی شادی ہوئی	۱۸۶۷ء
۳) میری نے فزکس میں ایم ایس کی ڈگری حاصل کی	۱۹۰۵ء
۴) میری اور پیری کیوری کو نوبل پرائز ملا	۱۸۹۴ء
۵) میری کیوری کی وفات ہوئی	۱۸۹۳ء

بسیرا کرنا | تاریکی | دیے | چرخِ بریں | بے رونق

شام

سورج ڈوبا ہوا اندھیرا
چڑیاں لینے لگیں بسیرا
دن کا غائب ہوا اُجالا
تاریکی نے پردہ ڈالا
جلنے لگے دیے گھر گھر میں
گِرجا، مسجد اور مندر میں
چرخِ بریں پر چمکے تارے
بے رونق ہیں روشن سارے

جموں اینڈ کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

جنگل سے گھر آئے گوالے
ریوڑ اپنا اپنا سنبھالے

جا پہنچے مزدور گھروں میں
خوش خوش ہیں بیوی بچوں میں

دن میں کب آرام کیا ہے
خوٗن پسینہ ایک کیا ہے

نیند میں غافل ہوگئے بچے
سو گئے لوری سنتے سنتے

(جوالا پرشاد برق)

ا. پڑھیے اور سمجھیے

اُجالا : روشنی
بسیرا کرنا : گھر یا گھونسلے میں آنا
تاریکی : اندھیرا
دیّے : (دیّا کی جمع) مٹی کے چراغ
چرخِ بریں : اونچا آسمان

بے روغن	:	تیل کے بغیر
گوالا	:	گایوں کو پالنے والا
ریوڑ	:	مویشیوں کا گلہ
خون پسینہ ایک کرنا	:	خوب محنت کرنا
غافل	:	بے خبر، بے پروا
لوری	:	سُریلا گیت جو ماں اپنے بچوں کو سُلانے یا بہلانے کے لیے گاتی ہے

۲. سوچیے اور بتایئے:

☆ شاعر نے نظم میں شام کی کیا پہچان بتائی ہے؟

☆ نظم میں مزدوروں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

۳. وہ شعر لکھیے جن میں نیچے لکھی ہوئی باتیں بتائی گئی ہیں:

☆ سورج ڈوبنے پر اندھیرا ہوگیا اور چڑیاں گھونسلوں میں جانے لگیں۔

☆ گھروں اور عبادت گاہوں میں دِیے جلنے لگے۔

3۔ مزدور گھر پہنچ کر بیوی بچوں سے مل کر خوش ہوئے۔

۴. نظم کو پڑھ کر ذیل کے مصرعوں کے ساتھ مناسب مصرعے جوڑیے اور اشعار مکمل کیجیے:

☆ جلنے لگے دیے گھر گھر میں ....

☆ جنگل سے گھر آئے گوالے ....

☆ نیند میں غافل ہو گئے بچّے ....

۵. اپنی نوٹ بک میں لکھیے

سورج ڈوب گیا۔ اندھیرا چھانے لگا۔
گھروں میں دِیے روشن ہو گئے۔ مندروں،
مسجدوں اور گرجوں میں دیے جلائے گئے،
آسمان پر تارے چمکنے لگے۔ گوالے
جنگل سے اپنا اپنا ریوڑ لے آئے۔ مزدور
کام سے واپس آ گئے۔ بچے لوری سُنتے سُنتے سو گئے۔

۶. لفظوں کو جوڑ کر نئے الفاظ بنائیے

مثال:	سوتے	+	سوتے	=	سوتے سوتے
	روتے	+	روتے	=	
	سُنتے	+	سنتے	=	
	آتے	+	آتے	=	
	گاتے	+	گاتے	=	

۷. لفظ شام کے وزن پر مزید سات الفاظ بنائیے اور دیے گئے خاکے میں بھر دیجیے

شام	=	م	+	ا	+	ش
	=		+		+	
	=		+		+	
	=		+		+	
	=		+		+	
	=		+		+	
	=		+		+	
	=		+		+	

ایستادہ | گردونواح | ونش | عقیدت مند | شاندار

باہو قلعہ

قلعہ باہو ڈوگروں کے شان دار ماضی کی ایک زندہ مثال ہے۔ پُرانے شہر جمّوں کے بالمقابل دریائے توی کے مشرقی کنارے کی پہاڑی پر ایستادہ اس قلعہ کو راجا باہولوچن نے تعمیر کیا تھا اور اس کے گردونواح میں باہونگر کے نام سے ایک قصبہ بھی آباد کیا تھا۔

راجا باہولوچن کا سِلسلۂ نسب مہاراجا رگھو سے ملتا ہے جن کے نام پر رگھوونشی نسل کی بنیاد پڑی۔ اس خاندان کا نام رامائن، مہا بھارت اور پُرانوں جیسی قدیم کتابوں میں بھی ملتا ہے۔ اِسی خاندان کے ایک بہادر اور شہ زور راجا اگنی گرب نے اپنے اٹھارہ بیٹوں کی مدد سے اپنی سلطنت کو وسعت دی اور دریائے توی کے پار تک کے علاقے پر قبضہ کرلیا۔

اگنی گرب کی وفات کے بعد اس کا سب سے بڑا بیٹا باہولوچن حکمران بنا۔ حکومت سنبھالتے ہی وہ ایرواں قصبے کو چھوڑ کر یہاں آیا۔ اپنے نام پر ایک قلعہ تعمیر کروایا اور ایک قصبہ بھی آباد کیا۔ باہونگر کو پہلے دھارانگری کہتے تھے جو صدیوں تک قائم رہی۔ اب بھی اس جنگل کا نام دھارانگری ہے۔

راجا باہولوچن کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لیے اُس کی وفات کے بعد اُس کا چھوٹا بھائی جامبولوچن حکمران بنا۔ اُس نے اپنے نام پر جمّوں شہر آباد کیا۔ ابتداء میں جمّوں اور باہو ایک ہی ریاست تھی۔ ۱۵۹۲ء میں اس ریاست کے حکمران راجا کپور دیو کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے راجا سمیل دیو اور راجا جگدیو کے بیٹے پرسرام دیو کے درمیان اِس ریاست کو حاصل کرنے کے لیے کشمکش شروع ہوئی۔ جب مغل بادشاہ اکبر کے دربار میں حقداری کا دعویٰ پیش ہوا تو انہوں نے اس جھگڑے کو مٹانے کے لیے جمّوں اور باہو کو

دو الگ الگ ریاستوں میں تقسیم کر دیا۔ ان دونوں ریاستوں کی سرحد دریائے توی کو قرار دیا گیا۔

اب ریاستی حکومت اور محکمہ آثارِ قدیمہ نے اس کی دیکھ بھال کا اہتمام کیا ہے۔ حکومت نے قلعے کے باہر ایک شاندار باغ تعمیر کیا ہے جو باغِ باہو کے نام سے مشہور ہے۔

ہر روز سینکڑوں لوگ یہاں سیر کے لیے آتے ہیں۔ حال ہی میں حکومت نے قلعے کی دیوار کے باہر بچّوں کی دلچسپی کے بہت سے سامان بھی مہیّا کر دیے ہیں، جہاں دن بھر خاصی رونق ہوتی ہے۔

ا۔ پڑھیے اور لکھیے:

ایستادہ	:	کھڑا
گرد و نواح	:	ارد گرد
وِنش	:	نسل۔ قبیلہ
وسعت	:	کشادگی۔ بڑھانا
کشمکش	:	جدو جہد۔ کوشش
عقیدت مند	:	عقیدت رکھنے والا، ارادت مند
ماضی	:	گذرا ہوا زمانہ

محکمہ آثارِ قدیمہ : وہ محکمہ جو پرانی تاریخی عمارتوں وغیرہ کی دیکھ بھال کا انتظام کرے۔

باغی : بغاوت کرنے والا

۲. درج ذیل جملوں کے لیے سوالات بنائیے

۱) قلعہ باہو کو راجا باہولوچن نے تعمیر کیا اور اس کے ارد گرد باہونگر کے نام سے ایک قصبہ آباد کیا۔

۲) باہولوچن کی کوئی اولاد نہ تھی اس لیے ان کی وفات کے بعد ان کا چھوٹا بھائی جامبو لوچن حکمران بنا۔

۳) ریاستی حکومت نے قلعہ کے باہر ایک شاندار باغ تعمیر کیا جو باغِ باہو سے مشہور ہے

۳. مثال دیکھ کر واحد کے مقابلے میں اُس کا جمع لفظ لکھیے

مثال:	لڑکی	لڑکیاں
	کُرسی	
	بلّی	
	بکری	
	گاڑی	
	روٹی	

۴. دیے گئے مناسب لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

(قلعہ ۔ انتقال ۔ باغ باہو ۔ جموں ۔ اولاد ۔ آخری)

☆ راجا باہولوچن کے ہاں کوئی .... نہ تھی

☆ ۱۸۹۲ء میں راجا کپور دیو کا .... ہوا۔

☆ راجا گھمبیر دیو ریاست باہو کا .... حکمران تھا۔

☆ حکومت نے .... کے باہر ایک شاندار باغ لگوایا۔

☆ وہ باغ .... کے نام سے مشہور ہے۔

۵. کالم (الف) کالم (ب) میں دیے گئے نامکمل جملے آپس میں مکمل کیجیے

الف	ب
اگنی گرب کی وفات کے بعد	شاندار باغ لگوایا ہے۔
اس کے گرد و نواح میں باہو نگر	مدد سے اپنی سلطنت کو وسعت دی۔
اگنی گرب نے اپنے اٹھارہ بیٹوں کی	کے نام سے ایک قصبہ بھی آباد کیا۔
حکومت نے قلعے کے باہر ایک	اس کا سب سے بڑا بیٹا باہولوچن حکمران بنا

اعادہ، سبق: ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷:

پانچویں جماعت کا طالب علم مختلف عنوانات پر مضامین تخلیق کرتا ہے۔ ای، میل لکھتا ہے، کسی مسئلے پر ہلکے پھلکے انداز میں اپنی رائے ظاہر کرتا ہے، سہل اور مختصر خطوط لکھتا ہے۔

یہ مشق ان ہی آموزشی ماحصل کو جانچنے کے لیے ہے:

I. کسی ایک عنوان پر دس جملے لکھیے

۱۔ بیٹی۔ ۲۔ انٹرنیٹ۔ ۳۔ ٹیلی ویژن

II. اپنے فارم ماسٹر کے نام ایک روز کی رُخصتی کے لیے درخواست لکھیے

یا

اپنے بھائی کو خط لکھ کر جنم دن کی مبارکباد پیش کیجیے

III. اپنے دوست کے نام کسی بھی طرح کا ایک ۳۰ لفظی ای، میل لکھیے

IV. درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے

۱) لداخ کے چند گمپاؤں کے نام لکھیے

۲) ڈاکٹر امبید کرکن کے رہنما تھے؟

۳) میری کیوری کس وجہ سے فوت ہوئی؟

۴) قلعہ باہو کوکس نے تعمیر کیا؟

۵) نظم شام کا کوئی ایک بند لکھیے

اظہارِ تشکّر

اُردو ہندوستان کی مشترکہ قدروں کی آمین ہے۔ گنگا جمنی تہذیب کی آئینہ دار اِس زبان کا جنم اِسی زمین پر ہوا اور یہاں ہی اِس نے اپنی بلندیوں کو چھولیا۔ ریاست جموں و کشمیر میں اُردو کی اہمیت دوگنی ہوجاتی ہے، کیونکہ یہاں کی سرکاری زبان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ یہاں پر رابطہ کی سب سے بڑی زبان ہے۔ ریاست میں یہ زبان تقریباً ہر ایک تعلیمی ادارے میں پڑھائی جاتی ہے۔ سرکاری سطح پر اِس کی درس و تدریس کے معقول انتظامات ہیں۔ جموں کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن اُردو زبان کے لئے نصاب تیار کرتے وقت اِس کی افادیت اور اہمیت کا خاص خیال رکھتا ہے۔ بورڈ کے ساتھ وابستہ ماہرینِ اُردو ہمیشہ اُردو کے معاملے میں سنجیدگی اور لگن سے کام کرتے ہیں۔ میں اپنی اور بورڈ کی طرف سے سبھی ماہرین کا شکر گذار ہوں، جن کی لگن اور محنت سے اِس کام کی اشاعت ممکن ہوسکی۔

میں درجِ ذیل ماہرین اور اساتذ کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے اِس کتاب کی تیاری میں عرق ریزی سے کام کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ہر وقت اپنا دستِ تعاون پیش رکھا۔

۱۔ ڈاکٹر الطاف انجم — اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ فاصلاتی تعلیم کشمیر یونیورسٹی سرینگر
۲۔ شاکر شفیع — لیکچرر ہائراسکنڈری اسکول گاڈہ کھوڑ، بانڈی پورہ
۳۔ ڈاکٹر رابعہ نسیم — ریسرچ آفیسر ایس آئی ای سرینگر
۴۔ ڈاکٹر غلام نبی حلیم — ماسٹر ہائی اسکول مامہ گنڈ، بڈگام
۵۔ جاوید کرمانی — ماسٹر ایس آئی ای، گرینگر
۶۔ مجید مجازی — ماسٹر گرلز ہائی اسکول حاجن، بانڈی پورہ
۷۔ نگہت یاسمین — ماسٹر مڈل اسکول بٹہ پورہ، بڈگام
۸۔ روحی سلطانہ — ٹیچر، زون گلاب باغ، سرینگر
۹۔ غلام نبی بٹ — ٹیچر، زون حاجن، بانڈی پورہ
۱۰۔ تنویر احمد پرے — ٹیچر، زون ہندوارہ، کپوارہ

ان کے علاوہ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن کے اکیڈیمک ڈویژن کے سبھی افسران اور ملازمین علی بالخصوص ڈاکٹر عارف جان (اسسٹنٹ ڈریکٹر) کا شکریہ کرنا اپنا منصبی فرض سمجھتا ہوں، جنہوں نے اس کتاب کو تیار کرنے میں حتیٰ المقدور اپنا تعاون دیا۔

پروفیسر فاروق احمد پیر

ڈائریکٹر اکیڈمک
جموں و کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن